تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ وہ کسی حد کی پابند نہیں۔

تبلیغ ایک دینی فریضہ اور مسلم ثقافت کا ایک اہم رکن ہے۔ حکومت پاکستان نے اس فرض کا احساس کر کے بجا طور پر ایک دینی تقاضا پورا کرنے کی سعی مشکور کی ہے۔ موجودہ حکومت ایک نمائندہ حکومت ہے جو عوامی رجحانات کا لحاظ رکھنے کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ حکومت نے اس فیصلے کے ذریعے پاکستان کے مسلم عوام کے دینی اور ثقافتی رجحانات کی ترجمانی کی ہے جس کے لئے وہ عنداللہ اور عندالناس ماجور ہوگی۔

عریانی اور فحاشی

ملک میں بڑھتی ہوئی عریانی اور فحاشی معاشرہ کے لئے ایک سنگین مسئلہ بنتی جارہی ہے۔ جو لوگ ملکی اور قومی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں انہیں یہ صورتِ حال دیکھ کر بجا طور پر تشویش ہونی چاہیئے۔ حکومت کو بھی اس امر کا احساس ہے۔ یوں تو کسی بھی معاشرہ میں عریانی اور فحاشی کا بڑھنا اور پھیلنا اچھی علامت نہیں۔ اس لئے کہ یہ اخلاقی انحطاط کی دلیل ہے اور جب کسی معاشرہ میں اخلاقی انحطاط عام ہو جائے تو وہ معاشرہ تباہی کے کنارے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن پاکستان جیسے ملک میں جہاں اجتماعی معاملات مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں اور معاشرہ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کی ذمہ داری ہر فرد قبول کر چکا ہے، عریانی اور فحاشی کا فروغ قہرِ الٰہی کو دعوت دینے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے۔

عریانی اور فحاشی کی روز افزوں ترقی میں آج کل کے مؤثر ذرائع ابلاغ کا بڑا ہاتھ ہے۔ جو بڑی تیزی اور ہمہ گیری کے ساتھ باتوں کو پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔ اخبار، ریڈیو، ٹیلیویژن کے ذریعے جو بات پہنچائی جائے وہ آناً فاناً ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل جاتی ہے۔ یہ ادارے ارادی یا غیر ارادی طور پر ہماری نوجوان نسل کو بُری طرح متاثر کر رہے ہیں۔ ان اداروں کو چاہیئے کہ نہ صرف یہ کہ عریانی اور فحاشی کی اشاعت سے احتراز کریں بلکہ لوگوں پر اس کی برائی واضح کرنے کی کوشش کریں۔ اور لوگوں کو اس کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

عریانی اور فحاشی کے فروغ میں سینماؤں کا بھی حصہ ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں جس کثرت سے

سینما گھر تعمیر ہوئے ہیں۔ اور فلم بینی کے شوق میں جس تیزی سے اضافہ ہوا ہے حیرت ہے اس شوق میں وقت اور پیسے کا جو زیاں ہے وہ تو الگ رہا عریانی اور فحاشی کے فروغ میں اس شغل کا جو حصہ ہے اسے عام لوگ نہ محسوس کریں مگر اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ سینما کا شوق بذاتِ خود کیسا ہے، فلموں میں جس قسم کے مناظر دکھائے جاتے ہیں ناممکن ہے کہ اس کے مضر اثرات مترتب نہ ہوں اور لوگوں کا اخلاق خاص کر خام فطرت نوجوانوں کا کردار خراب نہ ہو عریانی اور فحاشی کی روک تھام کے لئے ہمیں اپنے سینماؤں کی بھی اصلاح کرنی ہوگی۔

ہمارے ہاں عریانی اور فحاشی کے فروغ میں عورتوں، مردوں کے آزادانہ اختلاط کو بھی بڑا دخل ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو عریانی اور فحاشی نام ہی ہے ان حدود سے تجاوز کا جو جنسی اعتبار سے ان دو مخالف صنفوں کے لئے کسی معاشرہ میں مقرر کر دی گئی ہوں۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے ہاں یہ حدود اتنی واضح ہیں کہ ان میں کسی بحث و نظر کی گنجائش نہیں۔ بات ساری ان حدود کے علم اور ان پر عمل کی ہے۔ ہمارے دین نے ہمیں کھول کھول کر بتا دیا ہے کہ محرم ہوں یا غیر محرم مردوں اور عورتوں کو باہم ملنے جلنے میں کن قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی چاہئے۔ اور اس کا مقصد فقط یہ ہے کہ معاشرہ میں عریانی، فحاشی اور بے حیائی کی جگہ حیا، شرم اور پاکیزگی کو فروغ ہو۔ جو لوگ ان حدود کو توڑتے ہیں وہ دہرے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایک طرف وہ خدا کی نافرمانی کرکے گنہگار ہوتے ہیں۔ دوسری طرف بُری مثال قائم کرکے معاشرہ میں فساد پھیلانے کا باعث بنتے ہیں اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ دوسرا جرم پہلے سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔

دوسری برائیوں کی طرح عریانی اور فحاشی بھی تاریخ کے ہر دَور میں اور دُنیا کے ہر معاشرے میں پائی جاتی رہی ہے۔ لیکن دَورِ حاضر کے موجودہ معاشرہ میں جس سرعت سے اس کے پھیلاؤ میں اضافہ ہو رہا ہے ماضی میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اب یہ بُرائی درونِ خانہ سے نکل کر کوچہ و بازار میں آگئی ہے اور اس کے منظور شدہ ادارے قائم ہو گئے ہیں۔ مخلوط سوسائٹی نے اس کی نشو و فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور ابھی تو ابتدائے عشق ہے، مشرقی اقدار کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کی نقالی میں ہم یوں ہی سرگرم رہے تو آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اسلام نے شدید ضرورت کے بغیر مردوں، عورتوں کے آزادانہ اختلاط کی ممانعت کے ساتھ عریاں لباس

فحاشی کی روک تھام کے لئے جو سب سے اہم کارروائی کی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے عورت اور مرد کے دائرۂ کار کو الگ کر دیا ہے۔ عام حالات میں عورت کو ربۃ البیت خاتون خانہ بن کر رہنا چاہیئے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ۔ (احزاب ۳۳) اسلام عورتوں کو گھروں میں ٹھہرنے کی تلقین کرتا ہے۔ بے جا نمود و نمائش کی ممانعت کرتا ہے۔ اور اسے جاہلیت اولیٰ قرار دیتا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج کے مسلمان اسلام کو چھوڑ کر قدیم جاہلیت کو اپنانا چاہتے ہیں۔

عریانی اور فحاشی کے فروغ میں اعلیٰ سطح پر مخلوط تعلیم کے موجودہ نظام کو بھی بڑا دخل ہے جس میں طلبہ و طالبات کو بلا روک ٹوک باہم ملنے کے مواقع ملتے ہیں۔ نہیں معلوم ہمارے ملک میں اس روش کو برقرار رکھنے پر اصرار کیوں ہے جبکہ اس کے نتائج کسی طور بھی اچھے نہیں نکل رہے۔ کردار کی خامی، دینی اور اخلاقی تعلیم کی کمی کے باعث ہمارے تعلیمی ادارے عریانی اور فحاشی کی تربیت گاہ بنتے جا رہے ہیں۔ ملک سے عریانی اور فحاشی کے خاتمہ کے لئے ہمیں مخلوط تعلیم کے موجودہ سلسلے کی بھی اصلاح کرنی ہوگی۔ اس سسٹم نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پروان چڑھنے والی نوجوان نسل کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس نسل کا بھٹک جانا عظیم قومی سانحہ ہوگا۔

عریانی اور فحاشی بُری چیز ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ اس کے اسباب کیا ہیں اور اس کے مراکز کون سے ہیں۔ لیکن یہ سوال ہنوز جواب طلب ہے کہ اس کے انسداد کی عملی تدابیر کیا ہیں۔ میرا خیال ہے اگر ہم کچھ کرنے کے باب میں سنجیدہ ہوں تو اس سوال کا جواب کوئی مشکل نہیں۔ ہم بیک وقت وہ تمام تدابیر اختیار کر سکتے ہیں اور وہ تمام وسائل بروئے کار لا سکتے ہیں۔ اوامر و نواہی کی تنفیذ میں جن سے عموماً کام لیا جاتا ہے اور وہ کسے معلوم نہیں۔ وعظ و نصیحت ترغیب و ترہیب، تعلیم و تربیت، نشر و اشاعت سے لے کر تعزیر و تطہیر تک حسب ضرورت جملہ ذرائع کو کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اور اگر بطور مہم کے ہمارے تمام انسدادی ادارے بیک وقت مل کر کوشش کریں تو دیکھتے دیکھتے کایا پلٹ سکتی ہے۔